Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۳۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

یوم تاسیس

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۹ رجب ۱۳۹۴ھ ✽ ۳۰ وفا ۱۳۵۳ھش ✽ ۳۰ جولائی ۱۹۷۴ء | نمبر ۱۷۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۰ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

قرآنِ مجید کے ذریعہ رونما ہونیوالا انقلاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۲ جولائی ۱۹۱۰ء کے خطبہ جمعہ میں قرآنِ مجید کے ذریعہ رونما ہونے والے انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

" حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو اس وقت ان کی بعثت کی بڑی ضرورت تھی۔ لوگ نہ اسماءِ الٰہیہ کو جانتے تھے نہ صفاتِ الٰہیہ کو نہ افعال سے آگاہ تھے نہ جزاء و سزا کے مسئلہ کو مانتے تھے۔ انسان کی بدبختی اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ اپنے مالک اپنے خالق کے نہ اسماء کو جانے نہ صفات کو غرض لوگ اس کی رضامندی سے آگاہ تھے نہ اس کے غضب سے۔ ایسا ہی جو مسئلہ انسان کو نیکیوں کی طرف توجہ دلاتا ہے وہ جزاء و سزا کا مسئلہ ہے۔ اگر شریف طبع انسان کو معلوم ہو کہ اس کام کے کرنے سے میری ہتک ہو گی یا مجھے نقصان پہنچے گا تو وہ کبھی اس کے قریب نہیں پھٹکتا بلکہ ہر فعل کی نگرانی کرتا ہے۔ مختلف طبائع کے لوگ اپنے مالک کے اسماً صفات کے علم اور جزاء و سزا کے مسئلہ پر یقین کرنے سے نیکیوں کی طرف توجہ کرتے اور بد افعالیوں سے رُکتے ہیں۔

چنانچہ ملک عرب میں شراب کثرت سے پی جاتی اور اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ صحیح بات ہے۔ پھر فرمایا اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیْطٰنِ۔ سوم ملک میں کوئی قانون نہیں تھا اندھیر پڑا ہوا تھا۔ جن سعادت مندوں نے نبی کریمؐ کے ارشاد پر عمل کیا وہ پہلے بے خانماں تھے پھر بادشاہ ہو گئے۔ ٹاٹ پوش تھے حریر پوش بن گئے۔ نہ مفتوح تھے نہ فاتح مگر اس اطاعت کی بدولت دُنیا میں فاتح قوموں کے امام خلفائے راشدین اور اعلیٰ مرتبت سلاطین کہلائے۔ یہ سب اس کتاب کی برکت تھی جسے اللہ نے ایسی اندھیری رات میں جسے لیلۃ القدر سے تعبیر کیا گیا ہے اپنے بندے پر نازل کیا۔"

(خطباتِ نور جلد دوم صفحہ ۱۶۴، صفحہ ۱۶۵)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

اے اللہ! تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی جزا عطا فرما جو تو نے مخلوق میں سے کسی کو عطا نہ کی ہو

ہمیں اس حال میں موت دے کہ ہم آپ کے گروہ میں شامل ہوں اور آپ ہی کی اُمّت سے ہمیں اُٹھا

" وَمِنْ اٰيَاتِ رَحْمَتِهِ الْعَظِيْمَةِ الْبَدْرُ الَّذِيْ طَلَعَ مِنْ اُمِّ الْقُرٰى فِيْ لَيْلَةٍ اسْوَدَّتْ ذَوَائِبُهَا الْعُظْمٰى فَرَفَعَ الظُّلُمَاتِ كُلَّهَا وَوَضَعَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا اَمَامَ كُلِّ عَيْنٍ تَرَاٰى مَا عِنْدَنَا لَفْظٌ نَشْكُرُ بِهٖ عَلٰى مِنَنِهِ الْكُبْرٰى اَيْقَظَ الْعَالَمِيْنَ كُلَّهُمْ وَنَفٰى عَنِ النَّائِمِيْنَ الْكَرٰى تَلَقّٰى كُلَّ هَمٍّ وَّغَمٍّ لِلدِّيْنِ بِطِيْبِ النَّفْسِ لَمَّا انْبَرٰى وَسَنَّ بَذْلَ النَّفْسِ لِلّٰهِ لِكُلِّ مَنْ يَّطْلُبُ الْمَوْلٰى. فَنٰى فِي اللّٰهِ وَسَعٰى لِلّٰهِ وَدَعَا اِلَى اللّٰهِ وَطَهَّرَ الْاَرْضَ حَقَّ طُهْرِهَا رَبِّهَا فَيَا عَجَبًا لِلْفَتٰى رَبِّ اجْزِ عَنَّا هٰذَا الرَّسُوْلَ الْكَرِيْمَ خَيْرَ مَا تَجْزِيْ اَحَدًا مِّنَ الْوَرٰى وَتَوَفَّنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَاحْشُرْنَا فِيْ اُمَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ عَيْنِهٖ وَاجْعَلْهَا لَنَا السُّقْيَا وَاجْعَلْهُ لَنَا الشَّفِيْعَ الْمُشَفَّعَ فِي الْاُوْلٰى وَالْاُخْرٰى رَبِّ فَتَقَبَّلْ مِنَّا هٰذَا الدُّعَاءَ وَاٰتِنَا فِيْ هٰذَا الَّذِيْ رَبِّ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى ذَالِكَ النَّبِيِّ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ وَعَلٰى كُلِّ مَنْ اَحَبَّهٗ وَاَطَاعَ اَمْرَهٗ وَاتَّبَعَ الْهُدٰى."

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۳۶۴ تا صفحہ ۳۶۶)

ترجمہ:- اور اللہ تعالیٰ کے عظیم نشانوں میں سے ایک نشان وہ بدر ہے جو اُمّ القرٰی یعنی مکّہ سے تاریک ترین رات میں طلوع ہوا اور اس نے تمام تاریکیوں کو دُور کر دیا اور ہر دیکھنے والی آنکھ کے سامنے ایک روشن چراغ رکھ دیا۔ اسکے عظیم نشانات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ موجود نہیں۔ آپؐ نے تمام جہانوں کو بیدار کیا اور سونے والوں کی آنکھوں سے نیند کو ہٹایا۔ آپؐ نے دین کی خاطر ہر دُکھ اور غم کو خوشی خوشی برداشت کیا اور ہر اس شخص کے لئے جو خدا تعالیٰ کا طالب ہو اپنے نفس کو کھو دینے کی سُنّت قائم کی۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہو گئے اور اس کی خاطر ہر ممکن کوشش کی۔ لوگوں کو اس کی طرف بُلایا اور زمین کو کفر و ضلالت سے پوری طرح پاک اور صاف کیا پس آفرین ہے اس نوجوان پر۔ اے اللہ تو اس بزرگ رسُولؐ کو ہماری طرف سے ایسی جزاء عطا فرما جو تو نے مخلوق میں سے کسی کو عطا نہ کی ہو۔ اور ہمیں آپؐ کے گروہ میں شامل کر کے موت عطا فرما۔ اور آپؐ ہی کی اُمّت سے ہمیں اُٹھا۔ اور ہمیں آپؐ کے چشمہ سے پانی پلا اور اسے ہمارا مشرب بنا دے۔ اور آپؐ کو اس دُنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہمارا شفاعت کنندہ بنا دے۔ اے اللہ تو ہماری اس دعا کو قبول فرما اور ہمیں اس پناہ گاہ میں جگہ مرحمت فرما۔ اے میرے ربّ اے میرے ربّ تو درود و سلام بھیج اور برکات نازل فرما اس رحیم رسُول پر اور ہر اُس شخص پر جو آپؐ سے محبت کرے، آپؐ کے حکم کی اطاعت کرے اور آپؐ کی لائی ہوئی ہدایت کا تابع ہو۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ماہ وفا ۱۳۵۳ھ

شرفِ انسانی اور اس کی حفاظت کا طریق

انسان اپنی خلقت کے لحاظ سے ظاہری جسمانی اعضاء اور باطنی قویٰ کا ایک ایسا مجموعہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے احسن تقویم یعنی بہترین انداز سے اور امتزاج کا آئینہ دار بنایا ہے، جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝ (التین آیت ۵)

ترجمہ:۔ یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے۔

ظاہری جسمانی اعضاء میں آنکھ ناک کان ہاتھ پاؤں دل دماغ اور اسی طرح کے تمام دوسرے اعضاء شامل ہیں۔ ان سے انسان کام لے کر بڑے بڑے اہم اور عظیم کام سرانجام دیتا ہے۔ باطنی قویٰ میں عقل، فہم، شجاعت، عفت، صبر وغیرہ لاتعداد قوتیں اور استعدادیں شامل ہیں۔ یہ باطنی قویٰ مادی اور دنیوی ترقی کے علاوہ روحانی ترقی میں از حد ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ اور اگر دیکھا جائے تو باطنی قویٰ کی وجہ سے ہی انسان کو اشرف المخلوقات قرار دیا گیا ہے۔

اب جہاں تک جسمانی اعضاء کا تعلق ہے انسان ان میں بڑی حد تک مجبور پیدا کیا گیا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جو اعضاء اسے دئے گئے ہیں انہیں بدلنے یا ان میں کمی بیشی کرنے پر وہ قادر نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر کوئی شخص اپنی خلقت کے لحاظ سے چھوٹے قد کا ہے تو وہ اپنے قد کو اتنا نہیں بڑھا سکتا کہ وہ دراز قد شمار ہونے لگے یا اگر وہ پیدائشی طور پر دراز قد واقع ہوا ہے تو وہ چاہے بھی تو اپنے قد کو چھوٹا نہیں کر سکتا۔ یہی حال ہر عضو کا ہے۔ جیسا خدا نے اسے بنایا ہے وہ بالعموم ویسا ہی رہتا ہے۔ اس میں بنیادی تبدیلی انسان کے بس میں نہیں ہے۔ برخلاف اس کے انسان اپنے باطنی قویٰ کو ترقی دینا چاہے تو وہ انہیں ترقی دے سکتا ہے اور اگر وہ انہیں بگاڑنا اور مسخ کرنا چاہے تو اسے ایسا کرنے کا اختیار بھی حاصل ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے جہاں لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ فرما کر باطنی قویٰ کو ترقی دینے کی صلاحیت کی طرف اشارہ فرمایا وہاں ساتھ ہی یہ کہہ کر ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اس حقیقت کو بھی واضح کر دیا کہ انسان اگر اپنے باطنی قویٰ سے کام لینا چھوڑ دے اور انہیں ترقی دینے کی فکر نہ کرے تو وہ ادنیٰ درجوں سے بھی بدتر درجہ کی طرف گرتا چلا جاتا ہے۔ اس حقیقت کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الشمس کی درج ذیل آیات میں بھی بڑی وضاحت سے بیان کیا ہے۔ فرماتا ہے:۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝
قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝

(الشمس آیات ۸ تا ۱۰)

ترجمہ:۔ اور (میں) انسانی نفس کو بھی اور اس کے بے عیب بنائے جانے کو بھی (شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں) کہ اس (یعنی خدا) نے نفس پر بدکاری (کی راہوں کو بھی) اور اس کے تقویٰ (کے راستوں) کو بھی اچھی طرح کھول دیا ہے۔ پس جس نے اس نفس کو پاک کیا وہ تو (سمجھو کہ) اپنے مقصود کو پا گیا اور جس نے اسے (مٹی میں) گاڑ دیا (سمجھو کہ) وہ نامراد ہو گیا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف ہی توجہ دلائی ہے کہ انسان کے باطنی قویٰ ایسے بنائے گئے ہیں کہ اگر انسان چاہے تو انہیں ترقی دے کر خود روحانی لحاظ سے بے انداز ترقی کر سکتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق قائم کر کے اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کرنے کے شرف سے مشرف ہو سکتا ہے اور اگر چاہے تو وہ ان باطنی قویٰ سے کام نہ لے کر اور انہیں مسخ کر کے شیطان کی غلامی اختیار کر سکتا ہے اور اس طرح خود اپنے آپ کو روحانی لحاظ سے تباہ و برباد کرنے کا موجب بن سکتا ہے۔ الغرض اپنے باطنی قویٰ کو ترقی دے کر انہیں حسبِ استعداد اوجِ کمال تک پہنچانا یا انہیں مسخ کر کے ناکارہ بنانا اور اس طرح اسفل سافلین میں جا گرنا انسان کے اپنے اختیار میں ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظاہری جسمانی اعضاء اور باطنی قویٰ کے اس فرق اور اس کے نتیجہ میں انسان کی روحانی ترقی یا تنزل کے امکانات کو بڑے ہی لطیف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خَلق اور خُلق دو الفاظ ہیں۔ آنکھ، کان، ناک وغیرہ جس قدر اعضاء ظاہری ہیں جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے یہ سب خَلق کہلاتے ہیں۔ اور اس کے مقابل پر باطنی قویٰ کا نام خُلق ہے مثلاً عقل، فہم، شجاعت، عفت، صبر وغیرہ۔ اس قسم کے جس قدر قویٰ سرشت میں ہوتے ہیں وہ سب اسی میں داخل ہیں۔ اور خُلق کو خَلق پر اس لئے ترجیح ہے کہ خَلق یعنی ظاہری جسمانی اعضاء میں اگر کسی قسم کا نقص ہو تو وہ ناقابلِ علاج ہوتا ہے۔ مثلاً ہاتھ اگر چھوٹا پیدا ہوا ہے تو انسان اس کو بڑا نہیں کر سکتا۔ لیکن خُلق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۸)

اس اصلاح اور ترقی کا ذریعہ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُعا اور اعمالِ صالحہ کو قرار دیا ہے چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"خُلق ایسی شئے ہے جس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اگر تبدیلی نہ ہو سکتی تو یہ ظلم تھا۔ لیکن دعا اور عمل سے کام لوگے تب اس تبدیلی پر قادر ہو سکوگے۔ عمل اس طرح سے کہ اگر کوئی شخص ممسک ہے تو وہ قدرے قدرے خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور نفس پر جبر کرے۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد نفس میں ایک تغیرِ عظیم دیکھ لے گا اور اس کی عادت امساک کی دُور ہو جائے گی۔ اخلاق کی کمزوری بھی ایک دیوار ہے جو خدا اور بندے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۹)

بہر حال انسانی شرف کو برقرار رکھنے کے لئے اخلاقی ترقی ضروری ہے اور اس کا طریق یہ ہے کہ انسان حقیقی ایمان سے مزین ہونے کے بعد اعمالِ صالحہ یعنی مناسبِ حال اعمال بجا لائے اور اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل دعاؤں سے کام لیتا چلا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ کا مصداق قرار پا کر دینی و دنیوی ترقیات سے ہمکنار ہوتا چلا جائے گا اور اپنی پیدائش کے مقصد کو پا لے گا۔

فقط اِک خدا پر ہماری نظر ہے

نہ آبِ بقا پر ہماری نظر ہے
نہ خلقِ خدا پر ہماری نظر ہے
جو ہے کبریائے شہنشاہِ عالم
اُسی کبریا پر ہماری نظر ہے

شہِ دوسرا پر ہماری نظر ہے
فقط اِک خدا پر ہماری نظر ہے

رہے گرچہ گردش میں پیہم زمانہ
بنے لاکھ بیگانہ، اپنا یگانہ
تلاطم اُمڈ آئے رُوئے زمیں پر
اُسی کی رضا ہے ہمارا ٹھکانہ

اُسی کی رضا پر ہماری نظر ہے
فقط اِک خدا پر ہماری نظر ہے

بلا بے اماں ہے یہ ہم جانتے ہیں
نظر سرگراں ہے یہ ہم جانتے ہیں
مگر اُسکے در پر ہماری جبیں ہے
کہ وہ پاسباں ہے یہ ہم جانتے ہیں

سمیعُ الدُّعا پر ہماری نظر ہے
فقط اِک خدا پر ہماری نظر ہے

(عبدالسلام اختر ایم۔ اے)

فضائلِ قرآن مجید!

بندوں کے باہمی حقوق کے بیان کے لحاظ سے

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ربوہ)

(۳)

خاوند کا دوسرا حق یہ ہے کہ بیوی اپنے خاوند کی دینی و دنیوی بہتری کے لئے ہمیشہ دعا کرتی رہے آیت کریمہ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا۔ (الفرقان ع۶) میں بیان ہے کہ خاوند بیوی کے لئے اور بیوی خاوند کیلئے دعا کرے۔ پس جس طرح بیوی کا حق خاوند کے ذمہ ہے کہ وہ اس کے لئے دعا کرے اسی طرح خاوند کا حق بھی بیوی پر ہے کہ وہ اس کے لئے دعا کرتی رہے۔

خاوند کا تیسرا حق یہ ہے کہ اسے بیوی کے ترکہ میں سے ورثہ ملے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ (نساء رکوع ۲)

کہ تمہاری بیویوں کے ترکہ میں سے تمہارا نصف حصہ ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو اور تمہیں ایک چوتھائی حصہ ملے گا اگر ان کی اولاد موجود ہو گویا قانون وراثت اسلامی کے رُو سے جس طرح بیوی خاوند کے ترکہ میں وارث ہوگی ویسے ہی خاوند بھی بیوی کے ترکہ میں وارث ہوگا۔

باقی رشتہ داروں کے حقوق

ماں باپ اولاد اور میاں بیوی کے علاوہ بھی اہم رشتے ہیں۔ ان میں سے کچھ رشتہ دار تو اصحاب الفرائض میں شامل ہیں یعنی ان کے لئے خدا کی پاک کتاب میں وراثت میں شرعی حصہ مقرر ہے مثلاً بھائی بہن ہیں ان کے لئے حصہ معین ہے۔ دوسرے تمام رشتہ دار جو اصحاب الفرائض نہیں ہیں وہ بھی قرآنی اصطلاح میں ذوی الارحام میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے تمام اصولی ہدایات فرمائی ہے کہ تمام رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے لازمی ہیں اور صلہ رحمی کرنا فرض ہے۔ فرمایا ہے (۱) فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ (الروم ع۴) کہ ہر رشتہ دار کا حق اسے ادا کرو۔

(۲) وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا (بنی اسرائیل ع۳) کہ تمام رشتہ داروں، جملہ مساکین اور سب مسافروں کا حق ادا کرو مگر فضول خرچی بالکل نہ کرنا۔

(۳) وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ (نساء ع۱) کہ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو جس کا نام لے کر سوال کرتے ہو اور رحمی تعلقات کا ہمیشہ لحاظ رکھو۔

(۴) وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ (انفال ع۱۰، احزاب ع۱) بعض رشتہ دار اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق دوسرے بعض سے زیادہ قریبی اور حقدار ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تمام رشتہ داروں کے حقوق درجہ بدرجہ مقرر فرمائے ہیں اور مومنوں کی ذمہ داری ٹھہرائی ہے کہ وہ یہ حقوق ادا کرتے رہیں۔

غیر رشتہ دار افراد و طبقات کے حقوق

حضرات! قرآن مجید نے ایک طرف رشتہ داروں کے حقوق بیان فرمائے ہیں تو دوسری طرف اس نے تمام بنی نوع کے کمزور افراد و طبقات نیز جملہ اہل حق کے حقوق کا بیان فرمایا ہے یہ مضمون بہت وسیع ہے اور تقریر کا وقت معین و محدود۔ اسلئے میں اسجگہ ان افراد و طبقات کا مجموعی ذکر کرتا ہوں جن کے حقوق خدا کی پاک کتاب قرآن مجید نے بیان فرمائے ہیں وہ اصولاً چوبیس طبقات ہیں (۱) یتامیٰ (۲) مساکین (۳) فقراء (۴) مسافر (۵) مالی ذمہ داریوں کے بوجھ کے نیچے دبے ہوئے (۶) بیت المال اور دیگر اداروں جات کے کارکن (۷) مقروض (۸) غلام لونڈیاں (۹) السائلین (۱۰) المحروم (۱۱) الجار ذی القربیٰ (۱۲) الجار الجنب (۱۳) الصاحب بالجنب (۱۴) المؤلفة قلوبهم (۱۵) المهاجرين في سبيل الله (۱۶) الايامى - بیوائیں (۱۷) قیدی (۱۸) مزدور (۱۹) مالک (۲۰) رعایا (۲۱) حکمران (۲۲) دوست (۲۳) عام دشمن (۲۴) برسرپیکار دشمن

ان سب طبقات کے لئے قرآن مجید نے جو حقوق بیان فرمائے ہیں اور ان کے بارے میں جو ہدایات دی ہیں وہ ایک ضخیم کتاب اور متواتر کئی لیکچروں کی متقاضی ہیں وقت کی پابندی کرتے ہوئے میں آیات قرآنیہ کے بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

انسانی طبقات میں یتیم سب سے بے کس ہوتا ہے۔ یتامیٰ اور دوسرے مستحقین کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(۱) فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ (الضحیٰ) کہ یتیموں کے ساتھ سختی سے مت پیش آؤ۔

(۲) كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ (الفجر ع۱) اے کافرو! تم لوگ یتیموں کا اعزاز نہیں کرتے۔

(۳) اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ (الماعون ع۱) کیا تو نہیں دیکھتا کہ یہ قیامت کے مکذب ہی ہیں جو یتیموں کو دھکے دیتے رہتے ہیں۔

(۴) وَمَا اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ (البلد ع۱) تجھے کس طرح معلوم ہو کہ روحانیت کی بلند گھاٹی کیا ہے اور کیسے سر کی جاتی ہے؟ یہ گردنوں کا آزاد کرنا اور قحط کے ایام میں رشتہ دار یتیموں کو کھانا کھلانا ہے۔

(۵) وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدھر ع۱) مومن اللہ تعالیٰ کی محبت کی بناء پر مسکینوں، یتامیٰ اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔

(۶) وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ (بقرہ ع۲۷) لوگ تجھ سے یتیموں کے بارے میں دریافت کریں گے تو ان سے کہہ دے کہ ان کی اصلاح کرنا ہر حال بہتر ہے اور اگر تم ان کو اپنے خاندان میں پوری طرح شامل کر لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں۔

(۷) وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ (بنی اسرائیل ع۴) یتیم کے مال کے قریب اسی طریق سے جاؤ جو اس کے لئے زیادہ مفید اور بہتر ہو۔

(۸) فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الروم ع۴) اے مومن! تو رشتہ داروں کو ان کا حق دے۔ مسکین اور مسافر کو بھی ان کا حق ادا کر۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ طریق بہت بہتر ہے۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

(۹) مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ (الحشر ع۱) جو اموال بستی والوں سے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطور غنیمت عطا فرمائے وہ اللہ کیلئے ہیں اس کے رسول کے لئے ہیں رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہیں تاکہ اموال صرف صاحب ثروت لوگوں میں ہی گردش نہ کرتے رہیں بلکہ سب کو اپنا اپنا حصہ مل سکے۔

(۱۰) اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ (الحاقہ ع۱) وہ جہنمی منکر نہ خدائے عظیم پر ایمان لاتا تھا اور نہ ہی مسکین کے کھلانے کی ترغیب دیتا تھا گویا مسکین کو کھلانے کی ترغیب دینا بھی نیکی ہے۔

(۱۱) كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ (بقرہ ع۲۲) متقی انسانوں پر یہ حق واجب ہے کہ ان میں ہر ایک مرنے کے وقت جبکہ پیچھے مال چھوڑنے والا ہو ماں باپ اور رشتہ داروں کیلئے مناسب وصیت کر جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۲) وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ

(البقرۃ ع ۲۲)

ترجمہ: بہترین نیک وہ ہے جو دیگر اعمال صالحہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت کی خاطر اپنے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو نیز گردنوں کے آزاد کرانے کے لیے مال دیتا ہے۔

(۱۳) قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ

(بقرۃ ع ۲۶)

ترجمہ: اے رسول! تو انہیں کہدے کہ اے لوگو! تم جو کبھی مال خرچ کرو۔ وہ ماں باپ۔ رشتہ داروں اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لیے خرچ کرو۔ یاد رہے۔ کہ تم جو بھی بھلائی کا کام کروگے اللہ تعالیٰ اسے بخوبی جانتا ہے۔

(۱۴) وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَبِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبَى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (نساء ع ۶)

ترجمہ: تم والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ نیز رشتہ داروں۔ یتیموں۔ مسکینوں۔ رشتہ دار پڑوسیوں، اجنبی پڑوسیوں۔ ساتھ بیٹھنے والوں مسافروں اور اپنے نوکروں سے بھی حسن سلوک کرتے رہو۔

(۱۵) إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ

(توبہ ع ۸)

صدقات کے مصارف آٹھ ہیں۔

۱۔ فقراء (۲) مساکین (۳) کارندے

۴۔ تالیف قلوب اور زیر تبلیغ افراد۔

۵۔ غلام (۶) مقروض (۷) راہ خدا کے اخراجات (۸) مسافر۔

ان سب پر زکوٰۃ کے اموال خرچ ہوں گے

(۱۶) وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

(النور ع ۳)

ترجمہ: ثروت اور وسعت والے ایسی قسم نہ کھایا کریں۔ کہ وہ رشتہ داروں مسکینوں اور مہاجرین فی سبیل اللہ لوگوں پر اموال خرچ نہ کریں گے۔ انہیں عفو و درگذر سے کام لینا چاہیئے کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی مغفرت سے نوازے۔ اللہ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(۱۷) وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَى مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ

(النور ع ۴)

ترجمہ: تمہیں چاہیئے کہ اپنے ہاں کی بیواؤں غلاموں اور لونڈیوں کی شادی کرا دیا کرو۔

(۱۸) وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ

(النور ع ۴)

ترجمہ: تمہارے غلاموں۔ لونڈیوں میں سے جو مکاتبت کرنا چاہیں یعنی اپنے حصے کا تاوان جنگ خود کما کر ادا کرنے کے لیے معاہدہ کرنا چاہیں۔ تم انہیں یہ سہولت ضرور دو۔

(۱۹) إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ

(نساء ع ۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے۔ کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو۔ یعنی اہل لوگوں کو حکمرانی کے لیے انتخاب کرو۔ دوسرے احکام سے فرمایا کہ جب تم لوگوں کے درمیان فیصلے کرنے پر مقرر ہو تو ہمیشہ عدل و انصاف کا فیصلہ کرو۔

(۲۰) إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

(النحل ع ۱۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تاکیدی حکم دیتا ہے کہ ہمیشہ عدل کرو اور احسان کرو اور رشتہ داروں کو ان کے حقوق دو۔ اللہ تعالیٰ بےحیائی کے کاموں، ناپسندیدہ کاموں اور بغاوت سے منع کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

حضرات:

ان بیس آیات پر غور و تدبر کی نظر کرنے سے ان تمام حقوق کا نقشہ سامنے آ جاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مختلف انسانی طبقات کے لیے مقرر فرمائے ہیں۔

عامۃ الناس کے حقوق عامہ

اب میں آخر میں قرآن مجید کی ان آیات کا اختصاراً ذکر کرتا ہوں۔ جن میں معاشرہ کو بہتر بنانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے حقوق عامہ بیان فرمائے ہیں۔

فرمایا:

(۱) وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى

(انعام ع ۱۹)

ترجمہ: کہ تم جب بھی بات کرو عدل و انصاف کی بات کرو۔ خواہ وہ بات تمہارے رشتہ دار کے خلاف پڑتی ہو۔

(۲) وَأَوْفُوا الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيمِ

(بنی اسرائیل ع ۴)

ترجمہ: کہ ماپ اور تول میں درست پیمانہ اور ترازو سے ماپو اور تولو۔

(۳) كُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ

(الانعام ع ۱۷)

ترجمہ: کہ کھیتی اور درختوں کے پھل سے جب وہ پک جائے خود بھی کھاؤ اور اس کے کاٹنے کے وقت اس کا حق بھی ادا کرو۔

(۴) وَقُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

(بنی اسرائیل ع ۶)

ترجمہ: میرے بندوں کو کہہ دیں کہ وہ باہم ہمیشہ ایسی ہی گفتگو کیا کریں جو اچھی اور شستہ ہو۔

(۵) اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ

(المؤمنون ع ۶)

ترجمہ: شر کو دور کرنے کے لیے اچھا اور نرم ترین رویہ اختیار کرو۔

(۶) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا

(النور ع ۴)

ترجمہ: اے ایماندارو! دوسروں کے گھروں میں بغیر اجازت حاصل کئے مت داخل ہو۔ جب بھی گھروں میں جاؤ۔ تو مکان کے رہنے والوں کو السلام علیکم کہو۔

(۷) وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا

(نساء ع ۱۱)

ترجمہ: جب تمہیں سلامتی کا تحفہ دیا جائے تو اس سے بہتر لفظوں میں جواب دو کم از کم اس کے برابر جواب ضرور دو۔

(۸) لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

(نساء ع ۵)

ترجمہ: تم آپس میں دوسروں کے مال کو ناجائز ذرائع سے مت کھاؤ۔

(۹) وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ

(ھود ع ۸)

ترجمہ: تم لوگوں کو ان کی چیزیں پوری دو ان میں کوئی کمی نہ کرو۔ ملک میں فساد پیدا نہ کیا جائے۔

(۱۰) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ

(المائدہ ع ۱)

ترجمہ: اے ایماندارو! اپنے معاہدات کو پوری طرح پورا کرو۔

(۱۱) وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ

(نساء ع ۱۳)

ترجمہ: اگر مقتول ایسی قوم کا فرد ہو جس سے تمہارا معاہدہ ہے تو ایک مومن غلام آزاد کرنے کے علاوہ اس مقتول کے رشتہ داروں کو دیت بھی دی جائے گی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِنْ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَى بِهِمَا

(نساء ع ۲۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے مومنو! اللہ کے لئے انصاف سے سچی گواہی دینے والے بنو خواہ یہ گواہی خود تمہارے اپنے یا ماں باپ یا تمہارے رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ اگر وہ شخص جس کے خلاف گواہی جاتی ہے مالدار ہے یا غریب ہے تم اس کی پرواہ نہ کرو۔ اللہ ان کا سب سے قریبی ہے۔

(۱۳) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ٥

(المعارج ع)

مومن لوگ وہ ہیں جو اپنے عہدوں اور اپنی امانتوں کا لحاظ کرنے والے ہیں اور اپنی گواہیوں کو قائم کرنے والے ہیں۔

(۱۴) وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا۔ (لقمان ع۲)

تم لوگوں سے اپنا منہ نہ پھیرو اور زمین میں اکڑ کر مت چلو۔

(۱۵) جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ٥

(الشوریٰ ع۴)

بدی کا بدلہ یا اس کی سزا اسی قدر ہے ہاں جو درگزر سے کام لے اور اصلاح کا موجب بنے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے وہ ظالم لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔

درخواستِ دعا

میرا لڑکا عزیز راشد حسین ارشد کچھ دن ہوئے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو گیا تھا۔ ان دنوں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے۔ زیادہ مقدار میں خون ضائع ہونے کی وجہ سے جسمانی کمزوری از حد زیادہ ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد حسین خادم مسجد مبارک ربوہ)

ناپ تول کا عالمی نظام سیکھئے

حجم کی اکائی = لیٹر

ایک گیلن = ۴½ لیٹر (تقریباً)

ناپ تول کا عالمی نظام

جاری کردہ: وزارت صنعت (شعبہ اوزان و پیمائش) حکومت پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں مبعوث ہو کر دو انقلاب انگیز نعرے بلند کئے

ان میں سے ایک توحید کے قیام کا نعرہ ہے اور دوسرا حقوقِ انسانی کے قیام کا نعرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۱ دسمبر ۱۹۷۰ء کے خطبہ جمعہ میں دنیا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بلند ہونے والے دو انقلاب انگیز نعروں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"غرض جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آواز اٹھائی کہ انسان انسان میں کوئی فرق نہیں ہے تو دشمنانِ اسلام نے سمجھا کہ ہم تو مارے گئے ہم بڑی طاقت رکھتے ہیں اور اپنی اس طاقت کے بل بوتے پر اپنے آپ کو دوسروں کی نسبت زیادہ ارفع اور اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ ہمارے دماغ میں برتری کے خیالات رچے ہوئے ہیں اگر ہم سب برابر ہو گئے تو ہم تو مارے گئے۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حبشی بلال اور ابو جہل برابر ہو گئے؟ یہ تو نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مساواتِ انسانی کی اس عظیم آواز کے اٹھانے پر دنیا مخالف ہو گئی۔ جب آپ نے عزتِ انسانی کی آواز اٹھائی (جو دراصل مساوات ہی کا ایک پہلو ہے) اور فرمایا سب لوگوں کی عزت کرنی پڑے گی۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی آدمی حقیر نہیں ہے ورنہ خدا تعالیٰ پر یہ اعتراض آتا ہے کہ اس نے حقیر انسان بھی پیدا کیا ہے حالانکہ اسلام کہتا ہے کہ جس کو خدا نے پیدا کیا ہے وہ خدا کی نگاہ میں حقیر نہیں ہو سکتا اور جو خدا کی نگاہ میں حقیر نہیں ہو سکتا وہ خدا کے بندوں کی نگاہ میں بھی حقیر نہیں ہونا چاہیئے۔ چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عزتِ انسانی کی یہ آواز اٹھائی تو مخالفین نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تم ہمیں اس بات سے روکتے اور منع کرتے ہو کہ ہم دوسرے لوگوں کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں یہ نہیں ہو سکتا ہم طاقت رکھتے ہیں اور تمہیں کچل کر رکھ دیں گے اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین کے خلاف منصوبے بنانے شروع کر دیئے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق جب یہ فرمایا کہ ہر فرد کی برابری اور اس کی عزت کے قیام کے بعد جہاں تک ممکن ہو (یہ میں اس لئے کہتا ہوں کہ بعض دفعہ ابتلاء بھی آیا کرتے ہیں) انسانی قوتوں اور استعدادوں کو نشوونما کے کمال تک پہنچنا چاہیئے تو مخالفین اسلام نے کہا کہ یہ بات تو ہمارے اموال لوٹنے کے مترادف ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ انہیں جو مال و دولت ملی ہے یہ اللہ کی عطا کردہ نہیں بلکہ اسے انہوں نے اپنی محنت، کوشش اور عقل کے استعمال کے علاوہ دوسروں کی مدد سے اکٹھا کیا ہے۔ ہمیں یہ کہا جاتا ہے کہ اس میں سے خدا کے بندوں پر خرچ کرو یہ تو نہیں ہو سکتا۔

پس مساوات کی یہ آواز، عزتِ انسانی کی یہ آواز دراصل حقوقِ انسانی کے قیام کا ایک عظیم اعلان تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ یہ کوئی فلسفہ نہیں ہے بلکہ قرآن کریم کی یہ تعلیم عملاً انسانی زندگیوں کو بدل دینے والی اور قوموں کی زندگی میں ایک انقلاب عظیم بپا کرنے والی ہے۔ یہ تعلیم محض خیالی یا عقلی نہیں ہے دنیا نے اس کے عملی مظاہرے دیکھے ہیں۔ چنانچہ اسلام کی اس تعلیم کے نتیجہ میں ہر جگہ برابری اور مساوات آ گئی۔ عرب اور عجم کے درمیان کوئی فرق نہ رہا۔ گورے اور کالے کے درمیان کوئی فرق نہ رہا۔ امیر اور غریب کا امتیاز مٹ گیا۔ انسان اب بھی جب مسلمان کہلانے والوں کے اندر یہ تفریق دیکھتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔ یوں تو سارے خدائے واحد و یگانہ پر ایمان لانے والے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے کا دعویٰ کرنے والے ہیں مگر ان میں سے ایک باعزت بن گیا اور دوسرا ذلیل ہو گیا۔ جو آدمی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دامن سے چمٹا ہوا ہے وہ ذلیل کیسے ہو گیا؟

پس یہ دو عظیم نعرے تھے۔ ایک توحید کے قیام کا نعرہ اور دوسرا حقوقِ انسانی کے قیام کا نعرہ۔ حقوقِ انسانی کے قیام کے نعرہ میں بنیادی طور پر دو چیزیں تھیں ایک مساواتِ انسانی اور عزتِ انسانی کا نعرہ اور اعلان اور دوسرے انسانی قویٰ اور استعداد کی کامل نشوونما کا نعرہ۔ اور اسلام نے مسلمانوں کو حقوقِ انسانی کے قیام کا ذمہ دار قرار دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں قیادت بخشی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں سمجھ عطا کی ہے اور ہمارے لئے ایک کامل اور مکمل تعلیم اتاری ہے اور ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ اس تعلیم کے ذریعے ساری دنیا میں ایک REVOLUTION (ریوولوشن) یعنی ایک انقلاب بپا کر دو۔ قوموں کی زندگی ان کے خیالات اور فکر و تدبر کی کایا پلٹ کر رکھ دو اور اس طرح ثابت کر دو کہ انسان انسان برابر ہیں۔ یہی پیغام میں افریقہ کے دورے میں لوگوں کو دے کر آیا ہوں کہ اب وہ دن چڑھ گیا ہے کہ آئندہ کوئی انسان تمہارے ساتھ نفرت اور حقارت کا سلوک نہیں کرے گا۔"

(الفضل ۴ جولائی ۱۹۷۱ء ص ۳، ۴)

میٹرک کا امتحان پاس کرنیوالے طلباء متوجہ ہوں!

ایسے طلباء جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے اور انہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمتِ سلسلہ کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے انٹرویو سے پہلے ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں ضروری کارروائی مکمل کی جا سکے۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز یکم ستمبر ۱۹۷۴ء کو ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔" (ملفوظات جلد پنجم)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری گزارش

۱۔ احباب خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ چٹ نمبر نام سے پہلے لکھا ہوتا ہے۔ چٹ کی پہلی سطر میں جو ۵۲۵۴ ہے وہ چٹ کا نمبر نہیں بلکہ ڈاکخانہ کا نمبر ہے اس کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ جو احباب اپنا پتہ تبدیل کرواتے ہیں وہ اپنا پتہ صاف الفاظ میں خوشخط لکھ دیا کریں تاکہ کسی غلطی کا امکان نہ رہے اور تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔ نیز اگر پتہ انگریزی میں ہو تو اسے کیپٹل حروف میں لکھا جائے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

گمشدہ قلم

خاکسار کا قلم جس کا رنگ سیاہ ہے دفتر الفضل سے رحمت بازار تک جاتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گیا ہے جس دوست کو ملا ہو از راہ کرم دفتر الفضل میں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(خاکسار عباداللہ گیانی مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴